جلد ۱۰ ۔۔۔ دوشنبہ ۲۹ ربیع الآخر سنہ ۱۳۲۳ھ مطابق ۳ جولائی سنہ ۱۹۰۵ء نمبر ۲۶

ہفتہ کی [illegible]

کیا سمجھے تھے کیا ہوا

ایک ہفتہ پہلے کے متعلق جو خبر وصول نہیں ہوئی معاملہ بہت ہی سست ہوا یقین نہیں کہ جلد صلح ہو جائیگی۔ روسی ایک چال تو چل گئے تھے مگر جاپانیوں نے روسیوں کو یہ خیال تھا کہ صلح کی بات چیت میں سستا چھوٹ جائیں [illegible] مگر جاپان نے [illegible] جنگ کی درخواست منظور کی۔ روسی بڑی مصیبت میں ہیں [illegible] ہو۔ اگر صلح ہو گئی تو بہت فسادوں کا بانی ہو مرتع [illegible] جو کچھ کرتا ہے [illegible] سلطنت باقی [illegible] اور جاپان شروع کر دیتے [illegible] کی گفتگو [illegible]

[illegible]

اب لگے رونے

جاپانیوں نے اس لڑائی میں روسیوں کو [illegible] ذلیل کیا کہ وہی قوم جسے ہمیشہ اپنی بہادری پر ناز تھا اب ایسی حرکتیں کرنے لگی ہے کہ دنیا بھر میں تھو تھو ہو رہی ہے۔ جاپانیوں کے مقابلہ میں انسے کچھ نہ ہو سکا تو اب رونے لگے کہ دوسری طاقتیں جاپان کی مدد کر رہی ہیں ہم ان سب سے کہاں تک لڑیں اسلئے اب جو دولت غیر کا سٹیمر نظر آتا ہے اوسے پکڑ کر غرق کر دیتے ہیں چنانچہ ۲۰ جون کو ڈنمارک کا [illegible] سٹیمر ان کے ہتھے چڑھ گیا۔ [illegible] میں خوب ہی تھی نہیں جو [illegible] روسیوں کو شرارت کا مزہ چکھاتی روسیوں نے بہت ہی بزدلی سے اس سٹیمر کو غرق کر دیا۔ ۲۰ کو برٹش جہاز [illegible] بھی ارد گرد میں آ گیا تھا مگر خوش قسمتی سے وہ سیدھا اپنے مقام پر آ گیا۔

شہر میں اونٹ بدنام

چونکہ اب روسیوں کی بزدلی کا سب کو یقین ہو گیا ہے اسلئے بزدلانہ حرکتیں انکی طرف منسوب کرنا معمولی بات ہو گئی ہے دو دن ہوئے کئی جہاز وں کو بزدل روسیوں نے اسلئے غرقاب کر دیا کہ یہ جاپانیوں کی مدد کیلئے سامان رسد وغیرہ لیجاتے ہیں تحقیقات بالائے طاق رکھکر فوراً غرق کر دیتے ہیں۔ اس سے یورپ بھر میں ہلچل مچی ہوئی ہے اور جہاں کسی جہاز کے آنے میں دیر ہو گئی اور وہ یہی سمجھتے ہیں کہ روسیوں کی بزدلی کی بھینٹ چڑھ گیا برٹش جہاز [illegible] سے [illegible] کی طرف جاتا ہوا [illegible] منزل مقصود پر نہیں پہنچ سکا اسلئے اب اسکی قسمت کیطرف [illegible] مالکان جہاز ہاتھ دھو لینا چاہتے [illegible] روسی [illegible] خاتمہ کر دیا ہو گا [illegible] نہیں [illegible]

[illegible]

فرعون مصر

آجکل دور اندیش حضرات جو پولیٹیکل مشین کے کل پرزے سے اچھی طرح واقف ہیں مصر کے معاملات پر بہت گہری نظر سے غور کر رہے ہیں۔ یہ سوال پیش ہے کہ مصر کا حاکم کون ہے۔ نام کے لئے تو حضور خدیو مصر تخت سلطنت پر رونق افروز ہیں اور ظاہر طور پر پہلے مسلمانوں کی جو حق تلفی ہوتی تھی وہ حالت اب نہیں ہے لیکن زیادہ غور سے دیکھا جائے تو معاملہ دگرگوں معلوم ہوتا ہے گذشتہ سال مابین انگلنڈ و فرانس مصر کے متعلق جو معاہدہ ہوا۔ اس میں انگریز یہ چال چل گئے کہ مصری خزانہ پر کل اختیار انگریزوں ہی کا ہو اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ گو خدیو مصر مستقل بادشاہ تصور کئے جاتے ہیں تمام وزرا مصری ہیں مجلس شوریٰ کے کل اراکین مصری ہیں۔ انگریزی فوج بھی بہت کم کر دیگئی ہے سارے احکام دین اسلام کے مطابق صادر ہوتے ہیں مگر جو اختیارات انگلنڈ کے نائب لارڈ کرومر کو حاصل ہیں وہ کسی کو نہیں وہی فرعون مصر بنگیا ہے ترکیبیں ایسی کیں تمام مسلمانوں کو اپنا گرویدہ بنا رکھا ہے۔ وہ یہ سمجھے ہوئے ہیں کہ جو اختیارات ہمیں اسوقت حاصل ہیں وہ انہیں کی بدولت۔ یہ مسلمانوں کے بڑے خیر خواہ ہیں اور مصری سلطنت کو انہیں کی ذات سے عروج حاصل ہوا ہے مگر وہ سخت غلطی پر ہیں اور جتنے اختیارات ہیں وہ سب نام کے ہیں ورنہ حالت تو مصر کی یہ ہو گئی ہے کہ کوئی کام لارڈ کرومر بہادر کی اجازت بغیر نہیں ہو سکتا۔ اور ہر اعلان کا نفاذ انکی مرضی پر منحصر ہے وزارت تمام جو انگریزی مشیر اور انکے لارڈ کرومر کی نظروں میں قابل اعتبار ہوں سے ان وزارت کو اس پر عمل کرنا پڑتا ہے۔

طاعون کی اصلی بنیاد

ڈاکٹروں اور حکیموں نے بہت کچھ زور لگایا کہ طاعون کی اصلی وجہ دریافت کریں۔ گورنمنٹ نے بھی اسی تلاش میں لاکھوں روپیہ پانی کی طرح بہا دیا مگر کسی کو اپنی کوشش میں کامیابی نہیں ہوئی اور کامیابی ہوتی کسطرح الٹے ہی رستہ پر ہو گئے تھے اور جس رستہ پر انکا پتہ لگ سکتا تھا وہ پہلے ہی چھوڑ دیا تھا جیسے درد دل کے علاج کے لئے ڈاکٹروں یا حکیموں سے رائے لینا سراسر حماقت ہے اسیطرح اب یہ ثابت ہو گیا کہ یہ مرض بھی معمولی بیماری نہیں ہے جسکا علاج اطبا کی سمجھ میں آ سکے۔ پولیٹیکل بیماریوں کا علاج کرنیوالے مدبر ہی اسکی تدبیر کامیابی کے ساتھ کر سکتے ہیں آخر ہندوستان کے خیر خواہ مسٹر دادا بھائی نوروزجی نے طاعون کی اصلی بنیاد کا پتہ لگا ہی لیا۔ اور بڑی آسانی کے ساتھ اس معمے کو حل کر دیا۔ کہ اس منحوس بیماری نے ہندوستان میں کیوں گھر کر لیا ہے۔ اخبار ڈیلی نیوز میں انکا ایک خط شایع ہوا ہے جس میں وہ لکھتے ہیں کہ اس بیماری کی اصلی جڑ مہذب الفاظ میں "فصد کھولنا" اور صاف عبارت میں "ڈکیتی" ہے جب ہندوستان سے ہر سال تین کروڑ روپیے انگلنڈ کی بھینٹ چڑھیں گے تو ہندوستان کہاں تک اسکا متحمل ہو سکیگا۔ اور قحط طاعون اور افلاس کا کس طرح علاج کریگا۔ اگر اسی قسم کی لوٹ مار ہمیشہ جاری رہیگی تو یقین کر لینا چاہیے کہ ہندوستان کی حالت کبھی اچھی نہیں ہو سکتی۔ اور آخر اسکا نتیجہ یہ ہوگا یا ہندوستان میں انگریزی حکومت کا خاتمہ ہو جائیگا۔ یا اہل ہند مٹی میں مل جائیں گے۔

کوئی معشوق ہے اس پردۂ زنگارین میں

خلیفۃ المسلمین حضور سلطان المعظم جن میں خداوند نے قابلیت ودیعت کی ہے ایسے ہی ... ترکی سلطنت پر رونق افروز ہو کر تمام ... باطن حاسدوں کی نظر انگریزوں سے محفوظ رہتے ہیں ورنہ یہ زمانہ اسلامی سلطنتوں کے لئے بہت ہی نازک ہے۔ یہ تمام عیسائی سلطنتوں کو شب و روز یہی فکر لگی ہے کہ دنیا بھر میں عیسائی ہی حکمران ہوں اور اس خیال سے وہ اپنی باطنی خباثت کو ایسے ذلیل طریقہ سے ظاہر کرتے ہیں کہ شریف سلطنت کے لئے سخت شرمناک ہے۔ ترکی سلطنت تو خصوصاً انکی آنکھوں میں کانٹوں کی طرح چبھ رہی ہے یہ تو انکی ہمت نہیں کہ رو برو میدان جنگ میں ان بہادروں کے آگے کچھ بھی چیں چرا کر سکیں مگر انہوں نے یہ طریقہ اختیار کر لیا ہے کہ ممالک عثمانی میں ہر جگہ بغاوت کی آگ بھڑکا کر ترکی سلطنت کو پریشان کرتے رہتے ہیں۔ عیسائی رعایا کو بہکانا تو کوئی مشکل بات نہیں مگر ان کمبختوں نے مسلمانوں کو بھی ترکی سلطنت کے خلاف ابھارنے میں کوئی بات اٹھا نہیں رکھی۔ یمن کی بغاوت کے متعلق ترکی اخبارات کی یہی رائے ہے کہ ضرور کسی عیسائی سلطنت نے انکو بھڑا دیا ہے کہ تم ذرا سی شورش میں بڑی آسانی کے ساتھ ترکی حکومت کی ماتحتی سے آزادی حاصل کر سکتے ہو۔ یہ وبا آجکل عام طور پر سرزمین عرب میں پھیلی ہوئی ہے۔ اور گو حضور عبد الحمید خان کے عہد حکومت میں جو عزت انہیں ملی ہے وہ کبھی نصیب نہیں ہوئی تھی مگر وہاں کے اخبارات میں کہ تمام عیسائی گروہ ملکر ترکی سلطنت پر بہت سخت حملہ کرتے ہیں اسکی وجہ محض یہی ہے کہ شریف النفس عیسائیوں کی تشتت پر ...

لارڈ کرزن اور لارڈ کچنر

ہم نے اسکے متعلق پہلے ہی پیشین گوئی کی تھی کہ ان دونوں کی چپقلش کا انجام وہی ہوگا جو آخر ناسون کا انجام ہے - آخر نہ چڑھ بیٹھا اور ایسا چڑھ بیٹھا کر چولین ڈھیلی کر دین - لارڈ کرزن کی معہ اصحاب شکست ہوئی اور نہ صرف شکست بلکہ ہند کے لئے لارڈ کچنر فوجی معاملات مین خود مختار ہو گئے - گورنمنٹ آف انڈیا کی سرپرستی یونہی بالائے بیت رہ گئی - لارڈ کرزن کی فوجی مشیر سر ایلس کو استعفا دینا پڑا - لارڈ کرزن بیچارے خواہ مخواہ دو ملاؤن کی مرغی کی طرح مردار ہو گئے - لارڈ کرزن کی آمد پر بائیکاٹ کا بندوا ئیو ہیر کانگریس والون نے لعنت اور پھٹکار کے دو کوسے بنائے - کہ ساری کارروائی کی تاڑ ہی ڈبو دی - ہندوستان کی رسوائی کے علاوہ لندن مین بھی کانگریسیون نے پبلک کی طرح کچھ اسطرح سرایت کی کہ وہان بھی دھڑکے سے مجلسین ہوئین ملامت اور نامہ ہی کے رزولیوشن پاس ہوئے - سکرٹری آف اسٹیٹ اکیلے بیٹھے ہوئے بڑا یار ین کر لارڈ کرزن نے جو کچھ کیا اچھا کیا مگر پبلک کو وہ کیا سمجھائین گے - دور اتفاقات پر تھے خاک ڈالین گے - لارڈ کرزن جو نام و نمود کے بھوکے ہین بہت ہی بگڑ ایسے کہ یہ توانی آئین گلے پڑین - کچھ ایسی حکمت کرنی چاہیئے کہ ان کانگریسی پڑھے بندون کو بھی شیشے مین اوتارا جائے - جھٹ انہون نے اپنے فوجی مشیر کی ہان مین ہان ملا کر مخالفت کر دی کہ کمانڈر انچیف کی فوجی اسکیم تو ہندوستان کا

بخیہ اودھیڑ کر رکھیگی

ایسے وقت مین جبکہ امن وامان ہے اور بظاہر کسی قسم کا خوف وخطر نہین ہے یہ کروڑہا روپیہ کی فضول خرچی بالکل ہی غیر ضروری اور ناجائز ہے - لارڈ کچنر نے بھی اپنے ثبوت مین اس قسم کے دلائل پیش کئے کہ ہندوستانی سرحد کی حالت بہت ہی خطرناک ہے - خیر روس جاپان سے پٹ پٹا کے اپنی گئی ہوئی عظمت حاصل کرنے کے لئے ضرور ہی ہندوستان کی طرف رخ کریگا - ایک تو ہندوستان کا خیال اوسکا موروثی مرض ہے دوسرے اپنے ہمسرون مین اوسکو اپنی وقعت قائم رکھنی ہی چاہیئے بجز اس کے اور کیا چارہ ہے کہ وہ ہندوستان کی طرف باگ موڑے - اور وہ اب نہ سہی برس دو برس کے بعد سہی مگر اوسکا اسطرف مڑنا ایسا ہی برحق ہے جیسا موت کا آنا - اور قیامت کا برپا ہونا - تو پھر عین وقت پر تیاری کرتے پھرنا - اور گھبراہٹ مین تمام کام ابتر اور ناقص کرنا کونسی دوراندیشی کی بات ہے مقتضائے دانشمندی تو یہی ہے کہ ہم پہلے ہی سے کیل کانٹے سے لیس ہو لین کہ عندالحاجت بکار آید - سکرٹری آف اسٹیٹ لارڈ کچنر سے زیادہ دور اندیش - اونہون نے لارڈ کرزن کی رائے کی کچھ وقعت ہی نہ کی - اور نہ صرف کچنر کی رائے کو پسند کیا - بلکہ اون کو لارڈ کرزن کی سرپرستی سے بالکل ہی الگ کر دیا - لارڈ کرزن کے فوجی مشیر جنہون نے لارڈ کچنر سے مخالفت کی بنیاد ڈالی تھی - گورنمنٹ کی رنگت سے ایسے نکالے گئے جیسے گدھے کے سر

لارڈ کچنر جیت گئے

پٹ پٹ پٹا پٹ پٹ تالیان بجگئین - لارڈ کرزن کی نامنظوری ہندوستان مین تو طیامیٹ ہو ہی گئی تھی - لندن مین بھی کچھ یون ہی سی رہ گئی - تمہ تمہ تمہ تمہ - بیچارے لارڈ کرزن نہ ادھر کے رہے نہ اودھر کے ہے - مگر اون کو اس فیصلہ پر خاموش بیٹھنا مصلحت نہ معلوم ہوا جھٹ کچھ ترمیمین پیش کر دین - کہ لارڈ کچنر کی تجویز مین یہ ترمیمین ہونی چاہئین - اور یہ بھی منظور نہ ہوئین تو بندہ درگاہ کا استعفا ہے - اب دیکھین اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہے - مگر پرسون کے تار سے یہ معلوم ہوتا ہے - کہ وہ ترمیمین لارڈ کرزن اور لارڈ کچنر دونون نے متفق ہوکر پیش کی ہین - یہ خوش مشکل ان ترمیمون مین لارڈ کچنر کے اتفاق کی ضرورت کیا تھی - مگر یا وہ خود اپنی تجویز کے نقص کے قائل ہین - اور دونون کا اتفاق ہوا تو استعفا دینے کی دھمکی کیسی؟

معلوم ہوتا ہے کچھ ملی بھگت ہے نہ موافقت ہے نہ مخالفت - صرف ہندوستانیون کو الو بنانا - اور ہندوستان کو تجربہ بنانا ہے -

اگر خدا نخواستہ لارڈ کچنر کی تجویز نے عمل صورت پکڑی تو ہندوستان کے جسم مین حرارت غریزی کا نام کو نہ رہے گی - اور ہندوستانیون کو مسلول و مدقوق بنا کر چھوڑے گی -

سگ زرد برادر شغال

یورپ کی مہذب عیسائی سلطنتوں کی چالبازی
میں اب اسقدر کمال ہو گیا ہے کہ جب کہیں
ان کو میدان خالی نظر آتا اور فوراً مکاری کی چال
نہیں چلنے دیتی تو آپس ہی میں وار کرنے لگتی
ہیں آجکل یہی حال انگلینڈ اور جرمنی کا بھی ہو رہا
ہے جرمنی کو اب یہ فکر پڑ گئی ہے کہ انگلینڈ نے
تو اپنے ہنر دکھا کر سلطنت کو وسیع کر دیا اور
ہم اپنی حد سے باہر قدم نہ نکال سکے اس لئے
ایسی ترکیب کرنا چاہئے کہ انگلینڈ بھی کچھ دن
یاد کرے کہ یورپ میں دغا بازی و مکاری
کی سند کے ہمیں مستحق نہیں ہیں بلکہ اس پالیسی
میں اور بھی ہمارے شریک ہیں۔ اس خیال کو
اپنے ترکیب کی کہ پہلے بہت ہی محبت آمیز
طریقوں سے انگلینڈ کو شیشہ میں اتارا اور دوستی
کے بڑے بڑے وعدے کئے۔ اگلے راز و نیاز
یاد دلا کر بہت ہی میل جول پیدا کر لیا آپس میں
اتحادی معاہدے بھی ہو گئے اور جب دیکھا کہ
اب انگلینڈ کو ہماری طرف سے پورا اطمینان ہو گیا
تو سامان جنگ کی فراہمی کا انتظام ہونے لگا۔
وہ یہ سمجھے ہوئے تھا کہ انگلینڈ کے ساتھ
ہمارا اتحاد بڑھ گیا ہے اور اسے یہ خیال بھی
نہ ہوگا کہ یہ تمام سامان ہماری ہی خرابی کا
ہے تو وہ اسطرف کچھ توجہ نہ کریگا اور ہم اچھی
طرح لیس ہو کر دفعتہ آنکھ بدل دینگے
ایسے موقعہ پر انگلینڈ سے کچھ بن نہ آئیگی اور
ہماری غرض حاصل ہو جائیگی مگر انگلینڈ ایسے ہو کہ
جسکو یوں ہی سے لگا تھا وہ خود ہی تاڑ گیا اور
ایڈمرل فشر جیسے شخص نے صاف لکھدیا کہ ہم غافل
نہیں ہیں یہ چالیں کسی اور سے چلئے۔

وار اوچھا پڑا

لارڈ کرزن بہادر نے کانگریس کے وکیل مسٹر گوکھلے
کاٹن سے کانگریس کے رزولیوشن لینے سے جو
انکار کیا اسپر آزاد منش انگریز لارڈ صاحب کو بہت
ہی ذلیل نظر سے دیکھتے ہیں ان کا یہ خیال ہے
کہ کانگریس والوں کی درخواستوں پر عمل کرنا نہ کرنا
گورنمنٹ کے اختیار میں تھا۔ مگر آزادی پسند گورنمنٹ
کے وکیل کے لئے یہ کسقدر نازیبا ہے کہ رعایا
کی حاجتوں پر غور کرنا تو درکنار سننے سے بھی
انکار کیا جائے۔ لارڈ صاحب کی اس بیجا حرکت پر
بحث کرنے کے لئے لبرل پارٹی نے منچسٹر میں ایک
جلسہ منعقد کر کے کرزنی پالیسی کی مخالفت میں
ایک رزولیوشن پاس کیا۔ اور مسٹر ہربرٹ ممبر
پارلیمنٹ نے کہا کہ آیندہ ہماری سوسائٹی ہندوستان
کے مظالم کے دفع کرنے میں بہت ساعی رہیگی منچسٹر
گارجین نے اخبار منچسٹر لکھا۔ ڈین میں مسٹر لارڈ کی
کو مخاطب کر کے لکھا ہے کہ ہندوستان کی ہمدردی
تو تم میں بہت ہے۔ مگر یہ طریقے نہیں معلوم
نہیں جن سے تمہاری ہمدردی ہندوستان
کو کوئی فائدہ پہنچا سکے۔ علیحدہ جلسے
قائم کر کے وائسرائے ہند کی پالیسی پر
حملہ کرنے سے گورنمنٹ پر زیادہ اثر
نہیں پڑ سکتا۔ آدمی کو چاہئے کہ ایسا نہ
کرے کہ کبھی خطا ہی نہ ہو۔ مگر تم نے منچسٹر
کے جلسے میں لارڈ کرزن پر جو وار کیا وہ بہت
ہی اوچھا پڑا۔ اسکا سب سے اچھا طریقہ یہی
تھا کہ ہندوستان کے بجٹ پر پارلیمنٹ میں
جب بحث ہوئی اسوقت لارڈ کرزن کو خوب ہی
آڑے ہاتھوں لیتے اور بجٹ کو اسطرح جرح
کر کے ان الفاظ کا جواب دینے والے ہیں [illegible]

ہماری پیشگوئی پوری ہوئی

آخر آخر جون میں بارش ہوئی اور ایسی ہوئی
کہ لوگوں کے تمام خطرات اور اندیشے دھل گئے
اور نجومیوں کی پیشین گوئی پر پانی پھر گیا۔ بڑھ
بڑھ کے بولنے والوں کو یہ ضرورت نہیں کہ چلو بھر
پانی ڈھونڈتے پھریں۔ خداوند تعالیٰ نے
اپنے بندوں کے اضطراب و پریشانی پر رحم
فرما کے اپنی رحمت کاملہ کا نزول اس زور
شور سے کیا کہ بمبئی کی آبادی۔ مکانات۔
گٹر اور نالے تمام کثافتوں سے پاک
صاف ہو گئے۔ یا تو وہ حال تھا کہ شدت
حرارت آفتاب زائل ہو جاتا یا تھا پسینے میں
شرابور رہا کرتے تھے۔ اس عرق ریزی کا کہ مقابلہ
میں عرق ندامت کی کوئی آبرو ہی نہ تھی کسی
غسل کرنے کی ضرورت ہی نہ ہوتی تھی ہر لمحہ
غسل اور وضو ہو جایا کرتا تھا۔ دل کی بھڑاس
پنکھوں کا کام دیتی تھی برف آب شربت
وسوڈا لمنیڈ [illegible] وغیرہ وغیرہ سے
جلتے دل ٹھنڈے کئے جاتے تھے مگر ان سے حرارت
اور بھی مشتعل ہو جاتی تھی تسکین اسم ہی
تھی۔ یا اب یہ حال ہے کہ ہم جیسے [illegible]
خدا کی دعاؤں کے بادلوں پر اپنا آب
اتر جایا کرتا عرق عرق ہو گئے۔ بارش
کے چھینٹے بندگان خدا کو قرار و تسکین
دینے آئے۔ اب جس کو دیکھئے کہ دعا
کا ثواب یا میر تھلی بنا ہوا ہے مینڈک جیتے
ہوئے دیکھئے پانی ہی پانی معلوم ہوتا
ہے سبحان اللہ شان تیری آن کی آن
میں کچھ کا کچھ ہو گیا آسمان کی زمین [illegible]
زائل ہو گئے کسان سرخرو اور کھیت سرسبز ہو گئے

خوب پھانسا

ہمارے بہادر سپاہی سال بسال سرحد کابل کی پہاڑیون مین سر ٹکراتے ہیں ہزارون روپیہ پانی کیطرح بہا دیتے ہیں۔ مگر یہ ارمان دل ہی مین رہ گیا کہ وحشیون کو کسیطرح رام کرین مگر ساری کوششین رایگان گئین اس مین تو کسیکو کلام نہین ہو سکتا کہ ہماری فوج بڑی بہادر اور ہمارے افسر اعلی درجہ کے مدبر اور جنگ آزمودہ مین۔ پھر لوگون کو تعجب ہوا کہ اگر ہمارے بہادرون کو اپنی شجاعت کے اظہار کا موقع ملا تو خیر یہ بات قرین قیاس ہوسکتی ہے مگر اسکی کیا وجہ کہ مدبر افسرون کے دماغی عملے بھی بیکار گئے اور کوئی ٹکسالی چال کام نہ آئی۔ اسکی وجہ صرف یہی ہے کہ فطرتی طور پر ہمارے بہادرون کو دماغ بہت ہی نازک ہین۔ اور وہ ہین سنگدل اور بھدے خیال والے سرحدیون کی طبیعت سے کسی قسم کا لگاؤ نہین۔ پھر اثر ہو تو کیسے؟ علاوہ ازین گو وہ ہمارے مہذب گورون کے مقابل مین تو وحشی مگر مصداق نیچ دیوانہ بکار خویش ہشیار اپنے رنگ ڈھنگون سے ایسے واقف ہو گئے ہین کہ پنجے پر ہاتھ ہی نہین دھرنے دیتے۔ یا اگر مطلب کی بات بھی کہتے ہین تو وہی جواب پاتے ہین کہ کرنا بابا نہین جسسے کوئی فایدہ کی امید نہین۔ تم الگ ہی بھلے۔ مگر خدا رکھے حضرت امیر حبیب اللہ خان بہادر کو انہون نے ایسا پھانسا ہے کہ سرحدی عمر بھر یاد کرتے رہینگے زمین ہیری کر دیگے بہانہ ۰۰۰ جسنے مجھ پر یہ معاشرت کرنا سکھایا۔ اور کابل مین جھگڑا نہ ڈال دین۔ کہ لو ہمیں اچھی طرح آرام کرو۔ ہمارے سپاہی ہمیشہ کام سپرد کرتے ہین۔

مگر بشرطیکہ

ہندوستان والے خواہ مخواہ حضور لارڈ کرزن بہادر کو بدنام کرتے ہین اور ہم گورنمنٹ تو ہندوستانیون کی بدخواہ ہے۔ مگر ایسے خود غرض اور شہرت طلب جتلاتے ہین جو ہندوستان کی زمام حکومت دیکھتی ہے وہ اپنے اختیارات کے زعم مین غریب رعایا پر چھری تیز کرتے ہین اسکا یہی ثبوت ہے کہ ملکہ معظمہ نے تو براہ مہربانی اپنے شاہی اعلان مین ہندوستانیون پر بڑی بڑی عنایتین کین اور ان کے حقوق کی حفاظت کے وعدے کئے۔ اور وہ نہین تو وعدہ خلافی کا خیال بھی نہ ہوگا مگر افسوس کہ انکے نقش قدم پر چلنے والے بخیال فاسد گورنمنٹ مین نیکنامی حاصل کرنے کی غرض سے ایسی اولوالعزم ملکہ کے اعلان کو تقویم پارینہ تصور کرکے اون کے تمام وعدون کو نسیا منسیا کر دیتے ہین۔ مگر نہین یہ ہندوستانیون کا خیال ہی خیال ہے۔ ہمارے لارڈ کرزن بہادر کو بری سمجھئے تو وہ سارا الزام ملکہ معظمہ ہی کے سر دھر دینگے۔ وہ تو یہ کہتے ہین کہ ہماری کیا مجال جو اپنی ہر دلعزیز ملکہ متوفیہ کے وعدون کی خلاف ورزی کرین تمہارے جیسے ہم بھی محکوم ہین اور اپنے حاکم کی ہر بات پر ہمین پورا عمل کرنا چاہئے۔ ہندوستانیون مین شاہی اعلان کے سمجھنے ہی کا مادہ نہین ہے۔ ورنہ وہ اسطرح ہمپر الزام نہ دھرتے۔ ملکہ معظمہ نے تو یہ وعدہ کیا ہے کہ حتی الامکان ہم ہندوستانیون کو اعلی عہدے دینگے۔ اس مین شک نہین کہ حضور لاٹ صاحب بالکل سچ فرماتے ہین حتی الامکان تو وہ بھی کوشش کرتے ہین۔ مگر فرق یہ ہے کہ انکے ذہن مین قوم کی محبت پر اسکا دارومدار ہے۔

شاہی اعلان سے واقف ہین

ہندوستانیون کے حلقون سے اونہین یہ خیال ہوا کہ ہمپر شاہی اعلان کی فراموشی کا الزام لگایا جاتا ہے اسلئے اس الزام سے بری ہونیکی غرض سے اونہون نے اپنی تقریر مین بیان فرمایا کہ مین ۱۸۵۸ء کے ایکٹ اور ۱۸۵۸ء کے شاہی اعلان سے بخوبی واقف ہون۔ مجھے تو اسکا ایک ایک لفظ یاد ہے بلکہ مجھے یہ گمان ہوتا ہے کہ معترضین کو نسیان کا عارضہ ہے ورنہ وہ یہ اعتراض ہرگز نہ کرتے کہ بخلاف اعلان شاہی تمام ہندوستانی اعلی عہدون سے محروم رکھے جاتے ہین۔ ہماری گورنمنٹ نے کبھی نہ چاہا کہ ہندوستانیون کو اعلی عہدے دیئے جائین مگر بتایا ہے کہ شاہی اعلان مین جو شرط ہے اسی شرط کو وہ بھی مد نظر رکھتی ہے۔ یعنے سرکاری عہدہ دارون کی تقرری مین کسی قوم یا مذہب کا خاص رعایت نہ کیجائیگی۔ مگر بشرطیکہ ممکن ہو۔ اور گورون کے مقابلے مین ہندوستانیون کو اعلی عہدون پر ممتاز کرنا کسی طرح ممکن ہی نہین کیونکہ ایسے عہدون کے لئے اعلی درجہ کی قابلیت۔ لیاقت ذاتی اور وفا شعاری کی ضرورت ہے اور ہندوستانی ان اوصاف سے بالکل کورے ہین۔ حضور ملکہ معظمہ کے شاہی اعلان مین امکان کی جو شرط ہے اوس کے یہی معنے ہین کہ گورنمنٹ ہندوستانیون کو اوس وقت تک اعلی عہدون پر ممتاز نہین کرسکتی جبتک وہ گورون کی سی تہذیب قابلیت اور وفاشعاری پیدا نہ کرلین مگر ہندوستانی اس اعلان کا مطلب نہین سمجھتے اور ہمین شاہی اعلان کا خلاف ورزی کا ملزم ٹھہراتے ہین۔ اوسبحان اللہ لارڈ صاحب کیا ہی نادر ادا ہے اور کس بیباکی کے۔ اے حضور

مدینہ اخبار بجنور ۔ مدینہ مورخہ دوشنبہ ۳ جولائی ۱۹۱۱ء ۔ ۱

معرکہ آرائی (۲)

بھاگلپور کے مسلمانوں پر جبر و تشدد

یار وفادار چھپا رہ۔ تمہارا باغ جوانی ہمیشہ ہرا
بھرا ہے۔ تمہاری ادھیڑ عمر بوڑھی جوانی پر خدا کا
فضل ہے۔ باغ پنچ ہمیشہ تروتازہ اور شاداب
ہے۔ دشمنوں کا منہ کالا اور تو بڑا ہے کبھو
مزاج شریف۔ واقعہ ہا ہیڑ تو معمولی ذکر ہو رہے ہیں نا۔
یا کچھ تجاوز کر گیا ہے۔ حضرت بہت دنوں پر ملاقات
ہوئی ہے۔ کیسے گزرتی ہے۔ تشریف شریف
کا ٹوکرا لیے ہوئے تھے۔ ارے جناب کچھ سنئے
بھی میں باز آتا تیل کانون میں ڈالے بیٹھے ہو
کیسے نوبہ خوب حضرت۔ لاحول ولا قوۃ کیا زبان
سے پڑے یار وفادار چھپا رہ کی شان میں
نکلا جاتا ہے۔ ارے حضرت زبان اپنی قابو میں
نہیں۔ بھاگلپور کے مسلمانوں کی حالت دیکھ کر
شعلۂ غضب بھڑک اٹھا۔ اور وحشت ناک
غصہ اپنے آخری درجہ کو پہنچ گیا۔ لیکن بندہ
وہاں غصہ ہی ہو کر کیا کر سکتا تھا۔ کیا یہ بجا ہے
کیا یہ کسی کا مقدور تھا۔ اسلئے بندہ گرتا پڑتا حضور
والا کی خدمت بابرکت میں آدھمکا ہے
بندہ فریاد رسی شہنشاہ کے آگے دو شاہین
چہ عجب گر بنوازند گدا را بنا بہ دولت عشق کہ
اپنی واہی فریادوں نہیں سنیں گے کبھی ملنے کے
نہیں۔ گرہ شدہ شد تقصیر۔ ارے کچھ سناؤ بھی
تو سہی۔ با گریہ بھی طوفان بے تمیزی مچائے
ہوئے ہو۔ ارے حضرت دنیا میں جو کچھ ہو رہا ہے
اور ہے تم کو خبر نہیں۔ پھر میں سناؤں تو کیا
سناؤں۔ ارے کچھ بھی تو۔ تو کیا آپکا مطلب
اسے تو یہ مطلب ہے کہ سنا ہی دوں۔ تو پھر سنئے
سنئے۔ اچھا تو کان کیجئے۔ لیکن چابند زمانہ کی
نہ ہو۔ بھئی کیا مجال آپکی جو میں بات رنگ کی
کروں۔ ارے جناب اس دنیا کے خطہ میں جو
ایک ہو رہا ہے اور سلامتا نادکھلاتا ہوں بیشتر
سنانے کی ایسی تیسی۔ ان دو یکر [illegible] بھاگلپور
کے مغربی جانب ایک محلہ ہے جو چنپا نگر کے
نام سے [illegible]۔ یہاں کے باشندے اکثر خوشحال
اور اوسط درجہ کے آدمی ہیں۔ لیکن ان یہاں
ایک بیرسٹر اور ایک وکیل صاحب بھی تشریف
رکھتے ہیں۔ تشریف رکھتے ہیں یا معنی صاف
لفظوں میں بسود کر بیٹھے ہیں بلکہ اصلی باشندہ
ہیں۔ یہ دونوں شریف اخلاق حمیدہ کے ساتھ
متصف ہیں۔ لیکن یہاں کے لوگ اسلامی سبق
کا تھپیڑا کھاتے ہی کچھ ہوش میں آگئے۔ اور
اسکے آثار یہ مترتب ہوئے کہ فوراً دو مولویصاحبان
کو بلا کر (جو ایک بھاگلپور کے ہیں اور دوسرے
مونگیر کے) وعظ کا جلسہ کیا۔ اور نہایت خلوص
اور فروتنی سے وعظ سننے لگے۔ اور اطراف و
جوانب کے لوگ بھی جوق جوق آئے۔ جناب مولوی
صاحبان نے بڑی جوشیلی تقریر کی جس سے
سامعین بہت ہی متاثر ہوئے۔ اور ہر بات
پر سر تسلیم خم کے مصداق بنکر مانتے جاتے تھے۔
مولویصاحبوں نے بڑی درستی سے مضمون کو
ادا کیا۔ اتفاق سے وہ زمانہ محرم الحرام کا تھا
اور مولویصاحبوں نے دیکھا کہ سامعین اسوقت
مجسم شوق بنے ہوئے ہیں۔ بحکم حدیث من
زار قبراً بلا مقبور فھو ملعون ؛ تعزیہ داری
کو رد فرمایا۔ لوگ تھے سنجیدہ دل۔ خرافات سے بیزار
ہو گئے۔ اور کہا کہ جبکہ شیخ نے ذرا لم بانگ
تو سب سے پہلے توڑنا چاہئے۔ مولویصاحبان کہکر
مجسم شرف [illegible] تھے۔ آؤ دیکھا نہ تاؤ فوراً
حکم دیدیا۔ توڑ دیا اور خود بھی شریک حال ہوگئے۔
ان میں ایک مولویصاحب کرتا بھول ہی گیا ہوگا
اہلسنت باقی تھے۔ اور انہوں نے وعظ لیکر [illegible]
کار بار [illegible] لیکن چوٹ پر ضرور باہو سکے۔
آخر نوبت یہاں تک پہنچی کہ امام باڑہ کو گرا کر
کہ پھینکوایا۔ اور مسجد کی بنا ڈال دیا جسمیں
کہ چند وقت نماز بھی پڑھی گئی تھی۔ لیکن وہ
امام باڑہ تھا اصل میں بیرسٹر صاحب اور وکیل صاحب
کا۔ ان دونوں نے شام کو کچہری سے آتے ہی
ایسا طوفان بے تمیزی مچایا کہ اولاد و اقارب
اسکو فوراً معلوم کرتے پہنچتے نالش ہی کر دیا گو
جملہ مولویصاحبان کے نام سے فوراً وارنٹ
جاری ہوگیا۔ مولوی مونگیری صاحب تو کسی طرح
مفرور ہوگئے۔ اور مولوی بھاگلپوری صاحب
معہ چند شخص کے چند روز سے حوالات میں ہیں (باقی آئندہ)

الراقم
حق شناس کا بھائی ماسنگو از بھاگلپور

مسلمانوں کے منہ میں سور

عرصہ تین ہفتہ کا ہوا کہ ہم نے باست منہ چھکے
وزیر کی بابت ایک مضمون لکھا تھا اور گورنمنٹ کی
اس امر کی طرف توجہ دلائی تھی کہ کس طرح مسلمانوں
پر سخت ظلم کیا گیا۔ اب ہم پنجاب گورنمنٹ کو پھر
اس امر کی طرف توجہ دلاتے ہیں کہ وزیر سنگھ
نے مسلمانوں پر بڑا بھاری ظلم کیا۔ محرم کے دنوں کا یہ
واقعہ ہے کہ خلیفہ بیر بخش نے معمولی طور پر اپنے نام
اپنے گھر ایک چھوٹا سا تعزیہ بنایا۔ اور [illegible]
شہادت کا ذکر کرتے تھے۔ رات کے وقت
صرف پانچ چھ شخص جو بالکل قریب قبرستان
تھا وہیں دفن کر دئے۔ شہر میں کسی کو کانوں
کان تک خبر نہ تھی۔ مگر افسوس ہے کہ [illegible]

جو شخص گائے کا گوشت [illegible] پہلے [illegible] کی ہے تو
ہماری شامت آئی۔ بس پھر کیا تھا تمام ہندو [illegible]
غریب [illegible] کو مار دیا [illegible] پیر بخش گرفتار ۔ اور اسکو
[illegible] سے [illegible] ہی کو [illegible] دیئے
گئے [illegible]

[illegible] ایک [illegible] ہندو
نے اسی تعزیہ کے [illegible] اور تعزیہ کے [illegible]
کی جگہ قرار دی ۔ فوراً دو سے آدمی قبرستان [illegible]
اور تعزیہ نکلوا کر ایک سور کا [illegible] تعزیہ کے
اسی جگہ پر گاڑ دیا ۔ اور تمام قبرستان میں [illegible]
گھسیٹا ۔ [illegible] کے بعد غریب پیر بخش کے مکان پر چڑھائی
کی ۔ عورتوں کو [illegible] کیا ۔ جسقدر منڈی
میں مسلمان تھے سبکو گرفتار کیا ۔ جبکہ [illegible]
[illegible] کیا اور مسلمانوں کو پکڑ کر لے چلے تو رستے
میں اون کے منہ میں سور کا گوشت دیا گیا اور
ہر ایک مسلمان کے گھر میں [illegible] غریبوں
کے ساتھ بری طرح پیش آئے ۔ غرض [illegible]
[illegible] کے اہل ہنود کی سختی انتہا درجہ پر تھی
اور مسلمانوں کے مذہب کی سخت توہین کی گئی [illegible]
[illegible] ایمان بگاڑنے میں کوئی کسر باقی نہ چھوڑی
سخت افسوس مسلمانوں کی حالت پر ہے ۔ گو ہم جانتے
ہیں کہ منڈی میں مسلمان بہت کم [illegible]
بستے ہیں مگر [illegible] مسلمان ایسے گئے گذرے
ہوئے تھے ۔ اگر وہ چاہتے تو تمام منڈی
میں [illegible] مچا دیتے ۔ اس واقعہ سے دو ہفتہ بعد
[illegible] اسکی اصلیت معلوم کی
ہم امید کرتے ہیں کہ پنجاب گورنمنٹ [illegible]
بہت جلد [illegible] لیگی ۔ اور بعد تحقیقات مفسدوں
کو پوری سزا دیگی ۔ [illegible]
[illegible] اس امر کا ہے [illegible] مسلمانوں کی [illegible]
[illegible]

اور اپنے یہاں منتقل کیا ۔ اب ہم اپنے مسلمان بھائیوں
کی طرف دیکھتے ہیں کہ کہاں تک اس کار خیر میں حصہ
لیتے ہیں ۔ اور کون کون سے [illegible]
[illegible] دیکھنا ہے کہ کون
کون ایڈیٹر گورنمنٹ پنجاب کو توجہ دلانے پر
تیار ہوتے ہیں ۔ اسوقت سوائے [illegible]
[illegible] ایڈیٹر [illegible] لاہور کے اور کوئی [illegible]
کھڑا ہوا [illegible] کیا نام مسلمانی ہے [illegible]
[illegible] سے بھی نہیں بھاگتے جو صاحب کچھ
تھوڑی بہت ہمدردی رکھتے ہوں وہ ضرور ظلم
سے [illegible] کریں تاکہ گورنمنٹ پنجاب اس معاملہ میں
ملزمان کو کافی سزا دے ۔ کیا پنجاب کے مسلمان
ایڈیٹروں کو ابتک معلوم نہیں کہ ہمارے مسلمان
بھائیوں پر منڈی میں کیسا بھاری ظلم ہوا ہے
نہیں ضرور معلوم ہے مگر وہ اپنے فائدہ کی [illegible]
سے نہیں لکھ سکتے ۔ ورنہ اونکی ترقی اخبار [illegible]
ایسے کار خیر کے لئے اون کے اخباروں کے
کالم نہیں ۔ فضول باتیں بھرنے سے مطلب [illegible]
(باقی آئندہ)

راقم

[illegible] ۔ این ۔ مسٹر آفت ۔

فریاد! فریاد!! فریاد!!!

([illegible] فریاد)
اُف مسلمان مرگئے [illegible] مسلمان مرگئے

پنچ [illegible] دیکھنا یہ فریادی کون ہے اور کیسی فریاد
کرتا ہے (ملازم) جناب یہ تو آپکے ایجنٹ معلوم
ہوتے ہیں جو [illegible] میں مقیم ہیں (پنچ) ہیں وہ
یہاں کہاں آگئے [illegible] اور روتے ہوئے [illegible]
[illegible] سنایا ۔ کیسی فریاد [illegible]
[illegible]

لائے ہیں ۔ [illegible] اپنی میونسپلٹی کی شکایت کرتے
[illegible] ہوں ۔ کہ [illegible] وہاں بھی [illegible]
ہے [illegible] شکایتوں کی بھرمار [illegible] رہی ہے ۔
(ایجنٹ) جناب سلام علیکم [illegible] فریاد فریاد
[illegible]
تو بھی [illegible] تکلیف [illegible]
ہے [illegible] تو بھی (ایجنٹ) حضرت
[illegible] کیا ہے [illegible] ہمارے بھائی
[illegible] مسلمان سب مرگئے ۔ (پنچ) ہیں ہیں یہ
کیا [illegible] سب [illegible] کیوں مرگئے کسطرح [illegible]
[illegible] کے مسلمان مرگئے ۔ (ایجنٹ) حضرت [illegible]
پنجاب کے مرگئے ۔ تمام ہندوستان کے مرگئے ۔
بلکہ تمام دنیا کے مرگئے ۔ (پنچ) ارے [illegible]
[illegible] یہ کیا کہا کہ تمام مسلمان مرگئے ۔ کیا ہم مسلمان
نہیں ۔ کیا ہمارے [illegible] ہمارے ملازم
ہمارے دوست ۔ ہمارے آشنا [illegible] مسلمان
نہیں کہ تم [illegible] اور سب مسلمانوں کو کہتے ہو کہ مرگئے
کیا [illegible] شرم نہیں آتی کہ اسلام [illegible]
[illegible] (ایجنٹ) [illegible]
بھول گیا ۔ بلکہ بڑے بڑے مسلمان مرگئے (پنچ)
[illegible]
[illegible] ہوش تو نہیں کھو آیا ۔ یا کچھ [illegible] آیا ہے
کبھی کہتا ہے کہ چھوٹے چھوٹے مسلمان مرگئے
کبھی کہتا ہے کہ بڑے بڑے مسلمان مرگئے [illegible]
[illegible] میں سچ کہتا ہوں کہ سچ مسلمان
[illegible] کمشنر مسلمان ۔ بیرسٹر [illegible] مسلمان
وکیل مسلمان ۔ مختار مسلمان ۔ ادنیٰ اعلیٰ [illegible]
مسلمان سب مرگئے (پنچ) ارے میاں ایجنٹ ہماری
سمجھ میں نہیں آتا کہ تم کو ایسا کہنے سے کیا حاصل
تم آپ ہی اس معمہ کو حل کرو ۔ [illegible]
بڑے مسلمانوں کو کہتے ہو کہ مرگئے (ایجنٹ)

عصمت پر ڈاکہ نے آپکے اخبار ہی سے خبر پڑھکر
کلیجہ منھ کو آتا ہے۔ کچھ تو قلعی کھولکر لکھدوں۔
پیرا [illegible] ہو گئے کہ [illegible] میں تمام مسلمان [illegible] گئے۔
دیکھئے [illegible] کئی مضمون آئے ہیں۔ یا رہیں [illegible]
مضمون یا خبر ایسی وحشت ناک ہے جس سے تمام [illegible]
دار دیا ہے [illegible] (ایجنٹ) جناب ہزاروں مسلمان
عالم ہیں۔ ہزاروں بیرسٹر ہیں۔ ہزاروں وکیل ہیں مگر
آجتک کسی نے مسلمان [illegible] کی فریادرسی نہیں
کی کہ کسی مسلمان کے منھ میں [illegible] ہو گیا۔ اگر
[illegible] کسی مسلمان اور عیسائی مسلمانوں
کی لڑائی ہوئی۔ کبھی ہندو مسلمانوں کی لڑائیاں
ہوئیں۔ مگر ایسا واقعہ آجتک کبھی سننے میں نہیں
آیا [illegible] کسی مسلمان کو ذرا بھی غیرت نہیں
ہوئی کہ اسکی دادرسی کو [illegible] کرتے۔ کیا مسلمان
مر نہیں گئے تو جیتے کہاں ہیں۔ اگر جیتے ہیں تو
مجھے اپنی ہستی کا ثبوت دیں۔ اگر کوئی صاحب
اس حادثہ کا بدلہ بذریعہ عدالت لیکر فوراً مجکو
اطلاع تسلی بخش دیں تو ہم سمجھیں کہ مسلمان ابھی
جیتے ہیں۔ ورنہ بندہ تو ہرگز نہیں سمجھیگا کہ کوئی
مسلمان جیتا ہے۔ اگر کوئی صاحب مقدمہ کے
واسطے چندہ جمع کریں تو ایک [illegible] ہم بھی دینے
کو تیار ہیں۔ کیونکہ ہم غریب آدمی ہیں اسلئے امیروں
کے ایک سو روپیہ کے برابر یہ روپیہ ہوگا۔
[illegible] تمہاری اس ہمت پر شاباش۔
[illegible] اب پورے طور سے کوشش کرنی پڑیگی ورنہ
دائرہ اسلام سے باہر سمجھے جائینگے یا ہمارے
خیال کے مطابق مردوں میں تصور ہونگے اسلئے
ضرور ہی اسکا بندوبست کرنا پڑا۔ (باقی آئندہ)

بقلم

[illegible] سی۔ ایچ۔ [illegible]

[illegible] لاہور

مطلب فہمی عالم بالا معلوم شد

ہمیں سخت افسوس ہے کہ [illegible]
عزت اپنی قوم کو نامناسب الفاظ میں ہدایت
کرکے [illegible] کو [illegible] جو عوام الناس کے
دلوں میں سماتا ہوا [illegible] ہو رہا ہے
لئے آپ پہلے ماشاءاللہ خوب [illegible] کے جو ہمیں
نظر ثانی کرتے ہوئے ہمیں احساسات پر آمادہ
کر رہے ہیں کہ ہم اس شخص کو معہ شواہد [illegible]
مجلس کے [illegible] کے پیش کر دیں جسکی طرف واقعہ
منسوب کیا گیا ہے۔ اگر ہمارے [illegible] جناب
بانی مجلس صاحب ہمیں اجازت دیں تو ہمیں بھی
کوئی تامل نہیں۔ ہم نہایت شوق کے ساتھ اپنے
دعوے کو ثابت کر دینگے۔ ہمیں افسوس ہے
کہ نامہ نگار نے ہمارے مضمون کو غور سے نہیں
پڑھا۔ ورنہ معلوم ہو جاتا کہ ہمنے کن لوگوں کے
متعلق مضمون لکھا ہے۔

ہمنے اپنے مضمون میں قوم کو دو فریق میں
منقسم کیا تھا ایک مہذب تعلیمیافتہ۔ دوسرے
جاہل و غیر مہذب۔ شق اول کو پہلے اور دوسرے
دونوں نمبروں میں مستثنیٰ کر دیا تھا مگر [illegible]
نے دونوں کو گڈمڈ کرکے [illegible] دخل میں زور
لگایا ہے۔ اور جتنی تقریریں کر کے پیش کر سکتا
ہے بجز مہذب اور تعلیمیافتہ حضرات کے وہ پیش
ہی نہیں کر سکتا۔ محسن کشی اور احسان فراموشی
تو اسوقت ہوتی جبکہ ہم ناخدا محمد علی صاحب
کو گنتے کہ تعلیمیافتہ و مہذب لوگوں میں شمار
کرتے۔ ہم اور [illegible] کے علاوہ بہت سے خاندان
ہیں کہ جنکی شائستگی اور تہذیب نے اس [illegible]
[illegible] کو ایسا نکال دیا ہے جیسے صابون سے
[illegible] گدھے کے سر سے سینگ۔ کون شخص ہے [illegible]

[illegible] اور [illegible] یا بیلاں اور [illegible] کے خاندان
کا [illegible] اور [illegible] وغیرہ [illegible]
منسوب [illegible] وغیرہ وغیرہ خاندان
کو بدنام کر سکے۔ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی نسبت
اسقدر کہدینا کافی ہے کہ آپ [illegible] والے
نہیں تھے۔ وہاں حکومت اختیار کی تھی۔ اور حکومت
سے کوئی کمین کا نہیں ہو سکتا۔ اور [illegible]
ذرہ نمبر اول ملاحظہ کیا جائے۔ [illegible] کو
"بغرض قافیہ" لکھکر الگ کر دیا ہے جس
سے کوئی شخص کسی بزرگ پر حرف نہیں رکھ سکتا
اب میں ذرہ نامہ نگار الو [illegible] آپ کے
خرافات نے الو کو سیدھا کر کے الو بنا دیا ہو
کیوں جناب الو۔ [illegible]
مزاج اچھا ہے۔ آپ [illegible] کیوں باہر ہوئے
جاتے ہیں۔ ذرہ ٹھنڈے دل سے تو دیکھئے میرا
خوف ہے کہ [illegible] آپ [illegible] میں کوئی [illegible]
پڑھ نہ جائیں [illegible] بنا کے چھوڑیں
کیوں صاحب آبا و اجداد کے حسن افعال پر طعنہ
دیتے ہوئے فخر کرنا اور ان کے فعل قبیح [illegible]
توخذ باقرارہ آپنے دلی زبان سے اقرار کیا ہے
کہ معاذاللہ امام حسین کے شہید کرنے والے ہم
ہی لوگ ہیں [illegible] کانوں پر ہاتھ رکھکر [illegible]
[illegible] سے پڑھ دینا کیا [illegible]
ہے۔ [illegible] میٹھا میٹھا ہپ اور کڑوا کڑوا
تھو۔ [illegible] آبا و اجداد نے سب کچھ کیا۔
مگر [illegible] تو فرمائیے کہ [illegible] کیا۔ خاکم بدہن [illegible]
کے بدل [illegible] الفتی من یقول ہا انا ذا
لیس الفتی من یقول کان ابی۔ کیجئے ناخلف [illegible]
اور ناشدنی آبا و اجداد کے نام پر بٹہ لگانیوالا
کون ہوا۔ شرمائیے کا نہیں آپکی خفت [illegible]
[illegible]

نمبر صاحب چلو یہی سہی ۔ ہم بھی آپکی خدمت منانے کے لیے ہمزبان ہوکر دعا کرتے ہیں ۔ خداوند ... وزرا وغیرہ کے تحت میں داخل کرکے اور اولد مرا ... کے مصداق ہو ... محفوظ رکھے" ۔ پھر آمین ۔

اور ہاں یہ کیا کہا ۔ لوگوں کی بجو اسکا کیا اعتبار ۔ اعتبار یہی کہ زبان خلق کو نقارۂ خدا سمجھو تا نباشد چیزکے مردم نگویند چیزہا ۔ اگر مجھے اس میز کے دور کرنے کی صلاح دی تو کرنا مصر ہا دیا جواب اسقدر بڑا خفا ہو بیٹھے ہیں ۔ نہایت ہوش کی دوا کیجئے ۔ عقل کے ناخن لیجئے ۔ آدمی بن بنی کیا ۔ یہی عقل و تمیز ہے ... الفتق فی الناس ... اعواۃ و مناسبۃ ... نیک نیتی کے ساتھ نکتہ چینی کرنا ہجو اور بیشک ہے قول ع گر ہمین مکتب است و این ملا کار طفلان تمام خواہد شد ... باقی ۔

راقم ـــــ

حاسد کے سر پہ ایک جوابی تڑاق سے
پھر اتنا دل بڑا ہوں کہ ابھی نہیں ...

بقلم ـــــ

• حضرت قبلہ مولانا مدظلہٗ

راجہ نالہ گڈھ اور مصاحب

گذشتہ ماہ میں چند مضمون ریاست نالہ گڈھ کے اہلکاروں اور راجہ صاحب کے مشیر اور مصاحبوں کی بابت طبع ہوئے اور ڈپٹی کمشنر صاحب شملہ کو اسی امر کی طرف توجہ دلائی تھی کہ اگر یہ لوگ ریاست سے الگ کردئے جائیں تو ریاست قرض سے بچ سکتی ہے ۔ نیز رعایا بھی ... ظلم سے بچ سکی ۔ افسوس کمشنر صاحب شملہ نے کچھ توجہ ہی نہ کی معمولی طور پر صرف اپنے خیالات کو ریاست مشتہر سے ظاہر کیا کہ بیشک اگر اہم اہلکار اور مصاحب راجہ صاحب نہ نکلیں گے اور اسوقت تک رعایا ان کے ظلم سے بچیگی اور نہ ریاست قرض کی زیرباری سے ۔ گو راجہ صاحب اور کمشنر شملہ کے اس خیال پر ایک دو آدمی کو ریاست سے الگ کردیا مگر پوری تعمیل ہیز ہی صاحب بہادر کے حکم کی نہیں کی گئی ۔ اور ہو کیسے سکتی تھی جبکہ راجہ صاحب کے مصاحب راجہ صاحب کے خیالات کو پلٹ دیتے ۔ اگرچہ راجہ صاحب نے نند لال سررشتہ دار کو علیحدہ کردیا مگر پھر بھی ریاست سے باہر نہیں ہوا بلکہ نند لال کو ... جو راجہ صاحب کے مشیر و مصاحب ہیں برابر اسکو ہر قسم کی امداد دیتے رہتے ہیں ۔ سخت افسوس ہے کہ راجہ صاحب نے گورنمنٹ کے حکم کی تعمیل نہیں کی حالانکہ ہمارے ہندوستانی والیان ملک دیکھتے اور سنتے ہیں کہ گورنمنٹ کی عدولحکمی سے سخت نقصان پہنچتا ہے مگر پھر بھی وہ باز نہیں آتے اور کیونکر آئیں جبکہ مشیر اور مصاحب ترغیب دے دے کے عدول حکمی کرانے میں ۔ ریاست جودھپور کے راجہ جسونت(?) سنگھ کا مشیر اور مصاحبوں کی بدولت کیا حشر ہوا ۔ یہ ابھی حال کا قصہ ہے کہ راجہ خود گرفتار ہوگئے ۔ اور مجید خان مصاحب ... کر مارا گیا ۔ اسپر بھی بعض کم عقل والیان ملک کی آنکھ نہیں کھلتی اور گورنمنٹ کے منشا کے مطابق کام نہیں کرتے ۔ اب ہم پنجاب گورنمنٹ کو ریاست نالہ گڈھ کے راجہ اور مصاحب مشیر ... کے حالات سناتے ہیں ۔ نالہ گڈھ کا راجہ ایک تو نا تجربہ کار دوسرے ضعیف العمر تیسرے مشیر اور مصاحب ان کی عقل کو ٹھکانے نہیں آنے دیتے ۔ راجہ صاحب کبھی دفتر دن کی دیکھ بھال تو درکنار ان مکانات کو دیکھتے بھی نہیں کہ کون اہلکار کہاں بیٹھکر کام کرتے ہیں ۔ ہمیشہ راجہ صاحب رات دن باہر محلوں میں لوٹ لگاتے رہتے ہیں جو جو پنج سکھد اور نہالو بھنڈاری نے کہدیا اوسکو منظور کرلیا ۔ اور انہی کے نیچے برعلدرآمد کرلیا ۔ پنج رام سکھد اور یہ مختار اخراجات راجہ صاحب و محلات ہیں ۔ جتنا خرچ کرنا چاہتا ہے وہی راجہ صاحب منظور کرلیتے ہیں ۔ اس فضول خرچی سے ان لوگوں کے ... جاتے ہیں اور جب منشی کرم کرتے ہیں یہانتک کہ وہاں پنج وغیرہ اسکے ہاتھ سے ہوتا ہے ... روپیہ ... کے ہضم کرجاتا ہے ۔ ایک مرتبہ راجہ کو بیس عدد بھینس پنج کی ضرورت ہوئی ۔ اس شخص نے نندو نام ڈگرت سے بیس عدد بھینس لیکر راجہ کے یہاں میں خرچ لگایا قیمت مال خورد برد کرلی ۔ اسیطرح نہالو بھنڈاری ... کھسوٹ کرتا ۔ اس شخص نے بھی نندو ڈگرت کو ایک گھوڑا مبلغ سو روپیہ ... کرکے لیا ... روپیہ دیکر ... جواب ہے غرض اور بہت سے معاملے اس قسم کے ہیں کہ جو رعایا پر ہر طرح سے تشدد اور سختی کرتے ہیں مگر اب حال میں ان دونوں صاحبان پر شملہ ڈپٹی کمشنر کے یہاں دعوے کئے گئے ہیں غالباً اب ... ہوجائیں گے ۔ اور ان دونوں شخصوں کا یہی شیوہ ہے کہ راجہ صاحب کو گورنمنٹ کے عدول پر مت چلنے دو ۔

کنور جگند سنگھ برادر راجہ صاحب کے یہاں دو چوری ہوئی ۔ ۲ ہزار روپیہ نقد اور ... زیور علاوہ چوری ہوا ۔ مگر افسوس پولیس نالہ گڈھ نے کچھ تحقیقات نہیں کی بلکہ راجہ صاحب

صاحب چیف جج نے ڈیوڑھی خاص میں بیٹھکر راجہ صاحب کو کہدیا اس معاملہ کی تحقیقات بیچارگی جھوٹی افواہ ہے۔ راجہ صاحب گھر کی بات بھی تو سکتے ہو۔ نہیں۔ اونہوں نے بھی کہدیا کہ ہاں ٹھیک ہے تحقیقات نہ کیجائے۔ اب گورنمنٹ خود اندازہ کر سکتی ہے کہ ایسی حالت میں حکومت کی باگ دینا واجب ہے یا نہیں۔ (باقی آیندہ)

راقم

زنہار - این - آفت

بھیا پنچ بہادر صاحب بچو۔ کٹ کھٹ کھٹ کھٹ لئے ہاں کون ہو جو سویرے سویرے جاؤ بیہودہ یہاں سے نازل ہوگئے۔ اور کھٹ کھٹ سے بلی کھٹ پٹ میں پڑگئی تھا۔ ذرا کواڑ کھولوگے یا یونہی اندر ہی اندر سے چوچیں لڑاؤگے۔ اچھا لو کھولتا ہوں۔ ۱ ۱ آپ ہیں۔ آئیے تشریف کا ٹوکرا رکھئے۔ کیوں جناب تاہم آپ ہی یہی خیر تو ہے۔ یار خیر دیر تو احبابوں کے ساتھ مگر ایک خبر لیکے آیا ہوں۔ بھیا کوئی خبر باثر ہے یا بے اثر۔ واہ صاحب ایجاب خبرلائیں اور بے اثر۔ اچھا تو فرمائیے جفت بے محنت فرماؤں۔ ارے ہاں محنت وغیرہ تو رہنے دو کھاٹ پر آپ جلد فرمائیں۔ کیونکہ ما بدولت کو بہت کام درپیش ہیں۔ جناب گھبرائیے نہیں اور سن لیجئے۔ آجکل انجمن احباب بمبئی میں جو جو کارروائیاں ہوتی ہیں وہ مشاورین انجمن سے بلا مشورہ ہوتی ہیں کیونکہ انکا اپنی ڈفلی اور اپنا اپنا راگ والا مضمون ہے بمصداق من ترا حاجی بگویم تو مرا حاجی بگو۔ دو تین صاحب کسی جگہ پر آپس میں کھچڑی پکا لیتے ہیں اور پبلک میں ظاہر کردیتے ہیں۔ بھیا یہ کیا بات ہے کہ انجمن احباب وہ کسی کارروائی سے اراکین ناواقف۔ کچھ سمجھ میں نہیں آتا۔ قبلہ یہ آپ تو بڑے سیدھے سادے ہو۔ اراکین تو خیر اپنے گھر کے جناب غلام محمد صاحب فانی جو صدر ثانی انجمن ہیں اون کے کانوں کان تک تو خبر نہیں اور خبر چھپی ہوتی ہے

کہ جب پبلک میں ظاہر ہو جیسا کہ فی الحال ۲۰ جون کو مظفر آباد ہال میں انجمن احباب کی ڈینا جوبلی ہوئی۔ ایک پنچکار انجمن اور دوسرے دو صاحب مل ملاکر ایک کارروائی کر بیٹھتے ہیں اور نام تمام انجمن کا لیتے ہیں۔ بھلا انسے یہ دریافت کیا جائے کہ آپ جو کارروائی انجمن کے نام کرتے ہیں کوئی بھی باقاعدہ ہوتی ہے۔ امید ہے کہ نفی کے سوا ہان نباشد۔ حالانکہ ہر انجمن کا قاعدہ یہ ہے کہ بلا مشورہ کوئی کام نہ کیا جائے اور مشورہ کے واسطے ایک جلسہ قایم کیا جائے جس میں کارروائی کے بارے میں درخواست پیش کیجائے۔ اور اسپر پوری بحث ہونیکے بعد بغرض آراء باکثرین کی رائے سے ایک بات قایم کیجائے تو بھلا اس انجمن میں اسی قاعدے کو نظیر کیوں نہیں سمجھتے۔ ہاں راستے وغیرہ میں کہیں ملاقات ہوگئی تو دو کلمہ سو کلمہ دعوت دیدی۔ آیا تو خیر نہ آیا تو خیر صلا۔ اور چندہ وغیرہ لینے کو بلا کھٹکے بلا درخواست موجود۔ مگر کارروائی میں تائیں تائیں فش!

راقم

یکے از اراکین انجمن احباب بمبئی

جاسوسونکی رپورٹین

واشنگٹن مین یہ خیال کیا جاتا ہے کہ وسط اگست مین جب تک مختاران صلح کا جلسہ نہ ہوگا۔ اسوقت تک متعلق صلح جنگ ملتوی ہوگا۔ جرمنی اور امریکا کی کوشش کا نتیجہ ہوا کہ اب یہ امید کیجاتی ہے کہ روسی اور جاپانی وکلاء صلح کا پہلا جلسہ واشنگٹن مین ہوگا۔ اسکے بعد امریکا اور جرمنی کا کوئی کام باقی نہ رہیگا۔ اونکا ارادہ نہین ہے کہ مسئلہ صلح کی بحث مین کسی قسم کی مداخلت کرین۔ سینٹ پیٹرزبرگ کے امریکن سفیر کا بیان ہے کہ میری یہ رائے ہے کہ صلح کی کارروائی بہت آسانی کے ساتھ طے پائیگی۔ اسلئے زار روس سے مینے جب ملاقات کی اور مسئلہ صلح کے متعلق اونکا عندیہ لیا تو معلوم ہوا کہ وہ ضرور صلح کرے گا۔

تازہ خبر ہے کہ مقام لوڈز مین عام طور پر ہڑتال بپا ہوگئی ہے۔ دن بھر لڑائی جاری رہی۔ ۵۰ بلوائی مقتول اور ۲۰۰ مجروح ہوئے شہر بھر مین ہیضہ کی وبا پھیلی ہوئی ہے۔

سیلون ٹائمز کو سینگاپور سے ایک تار آیا ہے جو اس خبر کی تصدیق کرتا ہے کہ ۱۹ ماہ حال کو روسیون نے اکھونا نامی ایک برٹش [illegible] جہاز کو غرقاب کیا۔

تازہ خبر ہے کہ جو جنگی سٹیمر پر لاک سینگاپور پہنچا وہ رپورٹ کرتا ہے کہ روسیون نے سٹیمر اکھونا کو ہانگ کانگ کے شمال مین ۱۵۰ میل پر گرفتار کیا اور کپتان اور ملاحون کو اپنے جہاز ٹیرک مین لے لیا۔ اسکے بعد روسیون نے جہاز مذکور کو غرق کر دیا۔

مقام لاڈز کے فوجی کارروائیون کے خلاف وارسا کے سوشلسٹ لوگون نے عام [illegible]

مقامات پر ہڑتال بپا ہوئی۔ لیکن نقصانات کم ہوئے لاڈز کے باشندے فوجی سپاہ کے تشدد اور مظالم کی وجہ سے خوف زدہ ہو کر فرار ہو رہے ہین چنانچہ ۱۲ ہزار کے قریب آدمی ریل مین سوار ہو کر لاڈز سے روانہ ہو گئے۔ لاڈز مین مارشل لا جاری کیا گیا ہے۔ اور امن قائم کرنیکے لئے موثر اسباب فراہم کئے جا رہے ہین۔ ابتک گذشتہ فسادین مارے جانے والون کی ۱۵۰ لاشین دفنائی گئی ہین۔ ۴۰ بٹالین تازہ دم سپاہ کی وارسا مین داخل ہوئی ہین۔ ژینسٹوکو اور دیگر سات آدمی معہ اعلیٰ افسر پولیس بم کے گولے سے سخت طور پر زخمی ہوئے ہین۔

ایک تازہ خبر سے معلوم ہوا ہے کہ مقام وارسا مین باڑھ باندھی گئی تھی۔ جو ہڑتال مچانے والون پر (جو کام پر مزدور جا رہے تھے) گولیان چلا رہے تھے۔

روس کا مشہور اخبار "روس" موقوف کر دیا گیا۔ کیونکہ اس مین رعایا کے وکلاء نے جو عرضداشت زار روس کی خدمت مین ارسال کرنے کے لئے مرتب کی تھی۔ شایع کی گئی تھی

گورنمنٹ روس و جاپان نے پریسیڈنٹ روزویلٹ کو اطلاع دی ہے کہ صلح مرتب کرنے کے لئے ہر دو فریق کے وکلاء یونائیٹڈ سٹیٹ مین اگست کے پہلے عشرہ مین جمع ہونگے

روٹر کا نامہ نگار متعینہ کیپ ٹاؤن بذریعہ تار برقی خبر دیتا ہے کہ ایک دیسی رئیس میرنگو نے جرمنی فوجی رسالے کو سخت شکست دی ہے کل آلات حرب اور رسد وغیرہ پر قبضہ کر لیا گیا ہے جرمن کو نقصانات عظیم ہوئے ہین۔

بیرن ہیاشی جاپانی سفیر متعینہ لندن ۲۸ کو جاپانی [illegible] کو ہمراہ لیکر امیرالبحر نول اور جنرل نکلسن کی مصاحبت مین ڈوور کو گئے۔ وہان سے جاپانی شہزادہ اور شہزادی اریسوگاوا کو ہمراہ لیکر لندن آئے۔ جہان سٹیشن پر پرنس آف ویلز اور ڈیوک آف کناٹ نے اونکا خیر مقدم کیا۔ کامل طور پر فوجی عزت دی گئی۔ بعد ازان جاپانی شہزادہ و شہزادی بکنگھم مین داخل ہوئے اور شاہ و ملکہ انگلستان کے ساتھ ایک میز پر چاء نوش کی اور وہان سے پارک ہاؤس مین تشریف لے گئے جہانپر تبادلۂ خیالات کیا گیا۔

گورنمنٹ روس کی جانب سے ایک تازہ فرمان صادر ہوا ہے جسکی رو سے گورنر جنرل وارسا کو اعلیٰ درجہ کے فوجی اختیارات دیئے گئے ہین اور جنرل ٹریپوف اوسکی جانب سے کل اختیارات پر عملدرآمد کرنیکی غرض سے وارسا کو روانہ ہو گئے ہین۔ شب ۲۸ کو ۲۰۰ باشندگان وارسا جن مین بڑا حصہ یہودیون کا تھا گرفتار کر لئے گئے قیدیون سے جیلخانے بھر گئے ہین ۲۰ ہزار یہودی لاڈز سے چلے گئے ہین۔ وارسا کی خبرون سے معلوم ہوتا ہے کہ سپاہ نے طوفان بے تمیزی برپا کر دیا۔ ۹ بارچین توڑ ڈالین اور ۱۰ آدمیون کو سخت زخمی کیا۔ کاسک اور بلوائیون کے مابین متفرق مقامات پر فسادات برپا ہوئے۔ لاڈز کے دوبارہ فتنہ و فساد روکنے مین جسطرح فوجی سپاہ کی مزید تعداد نے مدد دی ہے اسیطرح سخت بارش نے بھی اونکا جوش فرو کر دیا ہے۔

سرحد کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ امیر صاحب نے ضلع کوہستان مین ۵۰۰ بدمعاشون کو اس بہانے سے جمع کیا کہ فوج مین بھرتی کئے جائین مگر اونہین کابل بھیجکر کوتوال سردار فتح محمد خان بن سردار زکریا خان کو اونکی حراست کی تاکید کی۔

امرتسر مین ایک مڈل پاس لڑکا بجلی کے پنجے دبکر مرگیا۔

حافظ آباد مین ایک ساہوکار کی ناک قرضدارون نے کاٹ لی مقدمہ چل رہا ہے۔

امرتسر مین بھائی چتر سنگھ کی لڑکی زیور کے لالچ سے ہلاک کیگئی۔ لاش قریب کی نہر سے برآمد ہوئی۔

ہندی ریلون کے اعلی افسر ۲۰ جولائی کو شملہ مین جمع ہوکر عالمگیر انتظام کمیٹی کے بارہ مین کرین گے۔

میدان جنوب دہلی مین جنگی قواعد وسیع پیمانے پر ہوگی۔ ۸۰ میل سے زائد رقبہ زیر پیمائش ہے۔

بمبئی مین ایک جنرل ہاسپٹل پارسیون کا خاص تیار کرینگے۔ ۱۸ لاکھ جمع ہوا۔

آگرہ بازار بیلن گنج مین بھی ایک شاخ امرتسر بینک کی جاری کیگئی ہے۔

حضور لاٹ صاحب بہادر کی لیڈی صاحبہ گھوڑے پر سے گر پڑین دورہ ملتوی رکھا گیا

مدراس مین کوے بہت تنگ کرنے مین گورہ فوجکو ہوا ہے۔ کہ اونکو چھرون کو ہلاک کرین۔

گاوی سیرامپور کے راجہ ساروا نرائن سنگھ کے امتحان دماغ پر سرکاری کمیشن مقرر ہوئی ڈپٹی کمشنر لدھیانہ نے اونکو پاگل قرار دیا ہے۔ حالانکہ بھلے چنگے ہین زبردستی کمیشن بٹھا دیا گیا۔

ظفر ونظام کے جدید انتظام مین ایک ضلع الاری موقوف ہوا۔ بجائے ۱۸ کے ۵ ضلع رکھے گئے۔

مدراس مین ایک سفید کوا پایا گیا۔ لوگ اوسکی زیارت کرتے ہین اور اسکو بہت متبرک تصور کرتے ہین۔

ہائی کورٹ کلکتہ مین مسٹر داس نے ناجائز موقوفی پر وزیر ہند پر ۱۰ ہزار کی نالش کی

فتح گڑھ مین توپ کے چھکڑون کا کارخانہ بند کرین گے۔ شاید یہان جنگی پوشاک بنین گے۔

لاہور امرتسر کے درمیان پیدل راہ مین ۵۰ شتر افیون ایک تاجر سے ناجائز گرفتار کیگئی۔

لارڈ کچنر اور لارڈ کرزن کے مقابلے مین لارڈ کرزن نے پچھاڑ کھائی۔ وزیر ہند کا قطعی فیصلہ سراسر حق لارڈ کچنر ہے۔ عجب نہین جو لارڈ کرزن کو مستعفی ہونا پڑے۔ لارڈ کرزن نے پورا زور لگایا۔ کہ لارڈ کچنر کی رائے پر عمل نکرین۔ ورنہ سخت انقلاب حکومت کا خوف ہے۔ لارڈ کچنر کے دلائل غالب آئے۔ جنرل سر ایڈمنڈ ایلیز کا استعفا منظور ہوا۔ انکا عہدہ حذف ہوا۔ لارڈ کرزن کے لئی کسی ملٹری مشیر کی ضرورت نہین۔ لارڈ کچنر ہی ذمہ دار مشیر کافی سمجھے گئے۔ تمام خفیہ خط وکتابت چھپ گئی۔ گورنمنٹ آف انڈیا پریشان ہے۔ ملٹری نے سول پر غلبہ پایا ہے۔ شملہ کے سرکاری حلقون مین اسپر کمال سنسنی ہے۔ لارڈ کرزن کا رہنا اب قدرے مشکل خیال کیا جاتا ہے۔ انکی ایک ہزیمت مانی گئی۔ اس خط وکتابت مین لارڈ کرزن کی تمام شیخی کرکری ہوگئی۔ لارڈ کچنر کے یہ ہاتھ مدت تک یاد رہین گے۔ لارڈ کچنر صاحب بجائے غیر معمولی کے معمولی ممبر کونسل وایسرائے کے مقرر ہون گے۔

لارڈ کچنر کو ایک چیف آف دی سٹاف دیا گیا۔ اس عہدہ پر میجر جنرل جمن مقرر کیے گئے۔

صوبجات متحدہ مین ضلع اسکولون کے تمام ماسٹرون کے لیے پنشن کا طریق یکم جولائی سے قرار دیا گیا۔

دیسی افواج رسالے مین انگریزی تعلیم لازم قرار دین گے۔ سبکو رومن اردو جبراً سیکھنی پڑے گی۔

مسٹر سول کلکٹر حیدرآباد سندھ شکار کھیلتے تھے کہ گھوڑے سے گر پڑے۔ بازو ٹوٹ گئی۔

حضور ویسرائے نلدیرہ سے شملہ کو واپس آگئے۔ یہان پر تمام جنگی لاٹ [illegible]

ڈویژنل کمشنر چھوٹا ناگپور سے فریاد کیگئی۔ کہ سندھ پارس ناتھ کے ترستی موقوف کئے جائین۔

نواب فیاض علیخان بہادر سی۔ ایس۔ آئی۔ نے علی گڑھ کالج کے بورڈنگ ہوس کے لئے ۲۸ ہزار دیا۔ حضور لاٹ صاحب ۸ اگست کو اسکی بنیاد رکھین گے۔

دوآبہ رچنا مین نئی ریل لگائین گے۔

مطبع حمیدی واقع بمبئی بھنڈی بازار مین حکیم محمد عبد الحمید فرخ دہلوی مالک و ایڈیٹر کے اہتمام سے چھپکر شایع ہوا